عصام عطّار مرحوم

نعمان بدر فلاحی

تقریباً ۶۰ برس کی جلاوطنی کے بعد شام میں اخوان المسلمون کے دوسرے بڑے راہ نما اور یورپ میں اخوان کے شامی نژاد قائد استاد عصام عطار (۱۹۲۷ء- ۲۰۲۴ء) ۲ مئی بروز جمعہ جرمنی کے شہر 'آخین' میں ۹۷ سال کی عمر میں اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے: انا للّٰہ وانا الیہ رٰجعون!

داعی ،ادیب ،شاعر ،مفکراور شام کی پارلیمان کے سابق رکن عصام عطار ۱۹۲۷ء میں دارالحکومت دمشق کے ایک علمی اور مذہبی خانوادے میں پیدا ہوئے ۔ان کے والد محمد رضا عطار شام کے بڑے عالم اور قاضی تھے ۔دمشق کی جامع مسجد الاموی میں ان کے دروس اور خطبے باقاعدگی سے ہوا کرتے تھے ۔ان کا خانوادہ عثمانی خلافت اور سلطان عبدالحمید کا حامی تھا۔چنانچہ شام کے گورنر جمال پاشا نے ان کے والد محمد رضا عطار کو دیگر افراد کے ساتھ ایک فرضی مقدمہ میں پھانسی کی سزا سنائی مگر وہ ملک سے باہر نکل جانے میں کامیاب ہوگئے ۔

عصام عطار نے طالب علمی کے زمانے میں ایک انجمن تشکیل دی تھی جو فلاحی ،اصلاحی اور خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش رہتی ۔شیخ عصام اور ان کے متعدد رفقا جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے دمشق کے مضافات کی مختلف بستیوں میں جایا کرتے ۔کالج کے زمانے میں ہی عرب کے معروف ادیبوں مثلاً مصطفٰے صادق رافعی ،طٰہٰ حسین ،عباس محمود عقاد، احمد امین ،سلامہ موسیٰ اوراحمد حسن زیات کی تصانیف ، ادبی رجحانات اور ذاتی افکار کا خوب مطالعہ کرلیا تھا ۔ ۱۹۴۵ء میں مصری عالم، مصنف اور اخوان رہ نما مصطفٰے السباعی (۱۹۱۵ء- ۱۹۶۴ء) کے ذریعے اخوان المسلمون سے متعارف ہوئے۔ ۱۹۵۵ء میں دمشق میں منعقد ہونے والی 'مؤتمر عالم اسلامی' [تاسیس:۱۹۲۶ء] کی

اُس بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہوئے جس میں شام کے معروف اہل علم اور سیاسی رہ نما مثلاً محمد المبارک، معروف الدوالیبی اور مصطفیٰ زرقاء وغیرہ بھی موجود تھے۔کانفرنس میں عصام عطار کو 'مؤتمر عالم اسلامی' کا سکریٹری جنرل مقرر کیا گیا تھا۔

عصام عطار نے ۱۹۵۱ء میں شامی حکومت کی آمرانہ پالیسیوں کے خلاف مظاہرے میں حصّہ لیا۔اس سے قبل چالیس کے عشرے میں اخوان نے شام پر مسلط فرانسیسی سامراج کے خلاف مسلح جدوجہد میں حصّہ لیا تھا۔آزادی کے بعد اخوان شام کے سیاسی عمل میں شامل ہوگئی۔۱۹۴۹ء میں اس کے تین اراکین پارلیمان میں پہنچے، جب کہ ۱۹۶۱ء میں اس کے اراکینِ پارلیمان کی تعداد دس تھی۔لیکن ۱۹۶۳ء میں سیکولرزم اور سوشل ازم کی داعی بعث پارٹی نے جب بزورِقوت جمہوری حکومت کو ختم کر کے اقتدار پر قبضہ جمایا، تو شام میں اخوان کے دوسرے مرشد عام شیخ عصام عطار نے بعث پارٹی اور اس کی قیادت کے خلاف عوامی تحریک منظم کی۔

۱۹۵۴ء میں جب اخوان کے مرشد عام حسن الہضیبی اور محمد حامد ابوالنصر وغیرہ نے شام کا دورہ کیا تو مصطفیٰ سباعی اور سعید رمضان کے ساتھ عوامی جلسے منعقد کیے، جن میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔اخوان کے دوسرے مرشد عام حسن الہضیبی، عبدالقادر عودہ، محمد فرغلی اور یوسف طلعت ان کے رفیقوں میں شامل تھے۔مصر کے ایک ممتاز قانون دان، صحافی، دانشور اور امام حسن البنا (۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء) کے انتہائی معتمد، ان کے داماد اور یورپ میں الاخوان المسلمون کے بانی سعید رمضان (۱۲/اپریل ۱۹۲۶ء- ۴/اگست ۱۹۹۵ء) عصام عطار کے حلقۂ احباب میں شامل تھے۔

عصام عطار ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۳ء تک شام میں اخوان المسلمون کے سربراہ رہے۔فرانسیسی استعمار اور فوجی انقلاب کے بعد مطلق العنان حکمران حافظ الاسد کے خلاف حزبِ اختلاف کی سب سے نمایاں آواز اور تحریک مزاحمت کی علامت تھے۔ ۱۹۶۴ء میں ملک بدر کیے گئے۔لبنان، مصر، اردن اور کویت وغیرہ میں بھی وقت گزارا۔سید قطب اور محمود محمد شاکر اور عبدالوہاب عزام وغیرہ سے اسی زمانے میں ملاقاتیں کیں۔۱۹۷۰ء سے مستقل طور پر جرمنی میں مقیم تھے۔عربی ان کی مادری زبان تھی، مگر انگریزی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں پر بھی عبور تھا۔ان کی تصانیف میں:

●بلادنا الاسلامیة و صراع النفوذ، ● الایمان و اثرہ فی تربیة الفرد والمجتمع،

● ثورۃ الحق، ● ازمۃ روحیۃ وغیرہ قابلِ ذکر اور اہمیت کی حامل ہیں۔

بیسویں صدی کے چھٹے عشرے میں شام کی الاخوان المسلمون سے وابستہ افراد نے ہالینڈ کی سرحد پر واقع جرمن شہر 'آخین' کو اپنا ہیڈکوارٹر بنایا، جہاں شامی نژاد مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ شامی اخوان کے سربراہ عصام العطار بھی شامی حکمرانوں کے مظالم سے بچ کر آخین میں آ کر آباد ہوئے اور ایک اسلامی مرکز قائم کیا۔ بعد میں رفتہ رفتہ اخوان کے بہت سے رفقاء وہاں جمع ہو گئے اور ایک قوت بن کر اُبھرے۔ جرمنی میں موجود مصری اور شامی اخوان کے درمیان تعلقات بہت مضبوط اور گہرے ہیں۔ اس کے علاوہ میونخ سے شائع ہونے والے عربی میگزین الاسلام کے ایڈیٹر احمد وان ڈینفر کا تعلق بھی آخین سے ہی تھا۔

استاذ خلیل احمد حامدی نے اپنی تصنیف تحریکِ اسلامی کے عالمی اثرات میں استاذ عصام العطار کے بارے میں لکھا تھا: ''وہ جرمنی کے شہر آخین میں دعوتِ حق کی اشاعت میں مسلسل سرگرمِ عمل ہیں۔ ان کی زیر ادارت ایک عربی ماہ نامہ الرائد بھی نکل رہا ہے جو یورپ کے اندر عربوں اور بالخصوص نوجوانوں کی فکری رہنمائی اور ذہنی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے''۔

ستمبر ۱۹۷۹ء میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی وفات کے بعد شیخ عصام نے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے عربی میں ایک قصیدہ لکھا تھا، جس کا یہ شعر بطور خاص ملاحظہ کریں:

انتَ المَنارۃُ لِلاِسلامِ اِنّ خبطتَ
سفینۃُ الفِکرِ فِی داجٍ مِن الرّیبِ

(آپ اسلام کا روشن منارہ ہیں، جب فکر کا سفینہ شک و ریب کی تاریکی میں جا ٹکرائے)۔

یورپ کے دیگر ممالک کی بہ نسبت جرمنی میں اخوان المسلمون زیادہ مؤثر اور فعال ہے۔ ۶۰ کے عشرے میں مصر اور مشرق وسطیٰ کے ہزاروں مسلمان طلبہ جو جرمنی کی یونی ورسٹیوں میں تعلیم کی غرض سے داخل ہوئے تھے، ان کی بڑی تعداد نے وہیں سکونت اختیار کر لی اور اخوان سے وابستہ ہوکر اس کے پروگرام کو آگے بڑھایا۔ متعدد شہروں میں اسلامک سوسائٹیاں بنا کر فلاحی، رفاہی اور دینی کاموں کو منظم کیا حتیٰ کہ بہت جلد جرمنی کے ۳۰ سے زیادہ شہروں میں اسلامی مراکز قائم ہو گئے۔ سعید رمضان، غالب ہمت اور عصام عطار نے جرمن مسلم تنظیموں اور اخوان کی قیادت کے

درمیان تعلقات اور روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

جرمن مسلم معاشرے میں اخوان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب چند برس قبل پہلے منتخب مصری صدر محمد مرسی (۲۰/ اگست ۱۹۵۱ء-۱۷ جون ۲۰۱۹ء) کا حراست میں انتقال ہوا تو جرمنی کی ۳۰۰ سے زیادہ مساجد کے ائمہ نے ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرائی تھی۔

'جرمن اسلامک کمیونٹی' (I.C.G) اخوان سے وابستہ ملک کی قدیم تنظیموں میں سے ایک ہے۔ جرمنی کی بیش تر مساجد 'آئی سی جی' سے منسلک ہیں۔ 'آئی سی جی' یورپ میں اسلامی تنظیموں کی یونین کی ایک اہم رکن ہے، جو اخوان کی برادر تنظیموں میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ جرمنی میں ۹۰۰ مساجد اور تقریباً ۳۰ لاکھ ترک مسلمان مقیم ہیں۔ بیش تر مساجد کا انتظام 'ترک اسلامی یونین برائے مذہبی امور' کے ہاتھ میں ہے۔ جرمن شہر میونخ ،ہم برگ ، برلن، سٹوٹکارڈ وغیرہ میں بھی اسلامی مراکز اور مساجد قائم ہیں۔ اس کے علاوہ آخین میں متحرک بلال سینٹر کے نگراں اور منتظم استاذ عصام العطار تھے۔

عصام عطار کی اہلیہ بنان طنطاوی، سیّد قطب شہیدؒ کے ہم درس، معروف عرب عالم ، ادیب، مصنف ،مؤرخ اور صحافی علی بن محمد طنطاوی (۱۹۰۹ء-۱۹۹۹ء) کی صاحب زادی تھیں، جنھیں شام کی خفیہ پولیس کے اہل کاروں نے محض ۳۷ برس کی عمر میں ۱۷ مارچ ۱۹۸۱ء کو جرمن شہر آخین میں ان کے گھر میں گولی مار کر شہید کر دیا تھا۔ استاد عصام عطار نے داعیہ اور مصنفہ زوجہ کی شہادت کے بعد ایک غم انگیز مرثیہ لکھا تھا، جو اُن کے دیوان میں 'رحیل' کے عنوان سے موجود ہے۔

یورپ میں تحریک اسلامی کی آبیاری اور نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرنے والے اور اخوان کی پہلی نسل سے متعلق بزرگ قائد استاد عصام عطار کو ۳ مئی ۲۰۲۴ء کو جرمنی کے شہر 'آخین' میں اخوان سے منسلک سیکڑوں سوگوار مرد و خواتین کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے، آمین!